© rasailojaraid.com

کلامِ اقبال میں آیاتِ قرآنی کا مفہوم

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی لیکچرار اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

مجلۂ علمیہ بُرہان دہلی بابت اپریل ۱۹۶۲ء میں "اقبال اور قرآن" کے عنوان سے ایک صاحب علم و صاحب قلم کا مفید اور معلومات افزا مضمون شائع ہوا ہے۔ قرآن کریم کی ہر خدمت اجر و ثواب کی مستحق ہے اللہ تعالےٰ صاحب مضمون کو اجر جزیل عطا فرمادیں۔ لیکن:-

احقر کے خیال میں بعض آیات کا تعلق بعض مقامات پر پورے مطالب کا ترجمان نہیں اس لئے ان مقامات کے متعلق چند سطور درج ہیں (قاضی محمد زاہد الحسینی لیکچرار اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد)

۱۔ اقبال کا کلام ہے

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا ۔۔۔ شرح اِنّی جاعلٌ سازد ترا

اگر اس شعر کا اشارہ اس آیت کی طرف کیا جائے جو تعمیر کعبہ اور دعائے ابراہیمی اور جواب باری تعالیٰ پر مشتمل ہے تو اس میں لفظ 'کعبہ' 'جاعل' بطریق احسن آجاتے ہیں۔ فرمایا

اِنّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا بقرہ ۱۲۴ ۔۔۔ میں تجھے سب لوگوں کے لئے امام بنانے والا ہوں

لفظ خلیفہ کا اطلاق اولادِ آدم ہونے کے اعتبار سے تو سب انسانوں پر کیا جا سکتا ہے جیسا کہ سورہ الانعام ۱۶۵ میں فرمایا

جعلکم خلائف الارض ۔۔۔ اس اللہ نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا

لیکن امامۃ الناس کا مقام انبیاء علیہم السلام کے امام ہی کو عطا ہوا

۲۔ اقبال فرماتے ہیں ؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو ہم از بارِ فرائض سر متاب   برخوری از عندہٗ حسن المآب

یعنی حسن المآب بہترین نتیجہ کے لئے شرط یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی دل و جان سے کی جائے اگر اس شعر کا ماخذ مندرجہ ذیل ارشادِ قرآنی کو مانا جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔ فرمایا۔

الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت طوبیٰ لھم و حسن مآب (الرعد ۲۹)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے خوش خبری ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔

وان للمتقین لحسن مآب (ص ۴۹)

اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے

۳۔ اقبال فرماتے ہیں:۔

خشک سازد ہیبتِ او نیل را   می برد از مصر اسرائیل را

قرآن کریم میں ایسی آیات موجود ہیں جن میں دریا کا خشک ہو جانا، مصر سے اسرائیل کا بحفاظت تمام صحیح و سالم چلا جانا موجود ہے ۔ ارشاد فرمایا:۔

ولقد اوحینا موسیٰ ان اسر بعبادی فاضرب لھم طریقاً فی البحر یبساً لا تخٰف درکاً ولا تخشیٰ (طٰہٰ ۷۷)

اور بیشک ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جا پھر اُن کے لئے دریا میں خشک رستہ بنا نے پکڑے جانے سے نہ ڈر اور نہ کسی خطرہ کا خوف کھا

۴۔ ارشادِ اقبال ہے:۔

خیمہ در میدانِ الا اللہ زداست   درجہاں شاہد علی الناس آمداست

اگر مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو اس شعر کا ماخذ سمجھا جائے تو زیادہ بہتر ہے کہ اس میں توحیدِ خالص کی تعلیم اور راہِ عمل کا تعین اور پھر نتیجہ ہر سہ امور کو بیان فرمایا ہے ۔ ارشادِ قرآنی ہے ۔

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین من قبل وفی

اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں پسند کیا ہے اور تم پر دین میں کسی طرح کی سختی نہیں کی ۔ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اس نے تمہارا نام پہلے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هذا ليكون الرسول شهيدا عليكم و	مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں (بھی) تاکہ رسول
تكونوا شهداء على الناس (الحج ۷۸)	تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ بنو۔

۵۔ اقبال کا کلام ہے :۔

قوتِ ایمان حیات افزایدت ● وردِ لاخوف علیہم بایدت

مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان خالص مومن کو اس یقین اور اعتماد راسخ سے ہمکنار کر دیتا ہے کہ وہ آثار غیریت اور صولت باطل سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ مندرجہ ذیل ارشاد قرآنی اس مضمون کا بہترین متن ہو سکتا ہے۔

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا	بے شک جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر
تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا	اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ تم
ولا تحزنوا ۔ الآية (حم السجده ۳۰)	خوف کھاؤ اور نہ غمناک ہو۔

۶۔ اقبال فرماتے ہیں :۔ آنکہ در قرآن خدا او را ستود ● آنکہ حفظ جان او موعود بود

اگر اس کلام کا ماخذ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نازل ہونیوالی سورہ والطور کی آیت ۴۸ لی جائے تو سب سے زیادہ مناسبت پیدا ہو سکتی ہے۔ سورہ والطور مکی ہے اور نزول کے اعتبار سے اس کا نمبر ۷۶ ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا۔

واصبر لحكم ربك فانك باعيننا ۔ اور آپ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کریں کیونکہ بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں

۷۔ اقبال نے کہا :۔ ضمیر پاک و نگاہ بلند و مستی شوق ● نہ مال و دولت قاروں نہ فکر افلاطوں

اقبال کے اس کلام میں مال و دولت علم بدن پرست کا مقابلہ علم حقائق آگاہ سے کیا گیا جس کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی بہتر ماخذ ہو سکتا ہے ارشاد فرمایا۔

فخرج على قومه في زينته قال الذين يريدون	اپنی قوم کے سامنے اپنی ٹھاٹھ سے نکلا تو جو لوگ دنیاوی زندگی کے
الحيوة الدنيا يليت لنا مثل ما اوتي قارون انه	طالب تھے انھوں نے کہا کاش ہمارے لئے بھی ویسا ہی ہوتا جیسا کہ قارون
لذو حظ عظيم ۔ وقال الذين اوتوا العلم ويلكم	کو دیا گیا ہو بیشک وہ بڑے نصیبے والا ہے اور علم والوں نے کہا افسوس ہے
ثواب الله خير لمن آمن وعمل صالحا ولا يلقها	تم پر اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے اور
الا الصابرون (القصص ۷۹ تا ۸۰)	نہیں یہ ثواب مگر ان کے لئے جو صبر کرنے والے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

© rasailojaraid.com